اندازہ کر سکتے ہیں کہ داخلی شواہد سے کس طرح استدلال کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ مقالہ حافظ شیرانی کے سلسلۂ منہاجِ تحقیق میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس کتاب کی از سرِ نو اشاعت پر متعلقین لائقِ مبارک باد ہیں۔

کتاب: حضور احمد سلیم ایک مطالعہ
مُصنّفہ: رونق افروز صدیقی
سنہ اشاعت: ۱۹۹۹ء
ناشر: عدیم پبلی کیشنز، حیدر آباد
مُبصّر: رفیق احمد خاں

پیشِ نظر کتاب حضور احمد سلیم ایک مطالعہ " شعبۂ اردو جامعۂ سندھ کی تصنیفی سرگرمیوں کا ایک حصّہ ہے۔ رونق افروز صدیقی اس کی مُصنّفہ ہیں۔ یہ ان کا ایم۔ اے کا مقالۂ علمیّہ ہے۔ ۱۹۹۶ء میں اس کی تکمیل ہوئی اور ۱۹۹۹ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوا۔

حضور احمد متخلّص بہ سلیم ۱۶/اگست ۱۹۲۴ء کو قصبۂ نارنول میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول ریواڑی سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء میں فارسی میں، منشی فاضل اور ۱۹۴۶ء میں اردو میں ادیب فاضل کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیے۔ لاہور ہی سے ۱۹۴۸ء میں بی۔ اے کی سند حاصل کی اور پھر حیدر آباد چلے آئے۔ ۱۹۵۱ء میں سندھ یونی ورسٹی سے فارسی زبان و ادب میں ایم۔ اے کیا۔ ۱۹۵۲ء میں حکومتِ ایران کی تعلیمی وظیفے کی پیش کش پر ایران کا دورہ کیا۔ ۱۹۵۳ء میں، زمینی راستے سے حج کی سعادت حاصل کی۔

حضور احمد سلیم صاحب ملازمت کے سلسلے میں مظفر گڑھ اور لاہور میں بھی رہے ایران بھی گئے۔ ایران کے سفر سے واپسی کے بعد، سٹی کالج حیدر آباد سندھ اور گورنمنٹ ایمرسن کالج ملتان میں، تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۶ء تا ۱۹۸۴ء، جامعۂ سندھ کے شعبہ فارسی میں بہ حیثیت اسسٹنٹ پروفیسر، پروفیسر اور صدرِ شعبہ، وابستہ رہے۔ جامعۂ سندھ کی ملازمت سے سبک دوشی کے بعد خانۂ فرہنگ ایران حیدر آباد سندھ، میں بہ حیثیت استادِ زبانِ فارسی، ۱۹۹۸ء تک فارسی زبان کی تعلیم دیتے رہے۔

حضور احمد سلیم خاموش طبع، کم آمیز اور کم گو شخص ہیں۔ ظاہر داری اور بناوٹ سے قطعی اجتناب کرتے ہیں۔ سادگی، شائستگی اور شگفتگی ان کے مزاج کے لازمی جزو ہیں۔ یہ

حیثیت مُعلّم اعلا صلاحیتوں سے متصف ہیں۔ اقبال اور اسلام کے شیدائی اور جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہیں۔

مُصنّفہ نے حضور احمد سلیم کی شخصیت اور فن کو حیطۂ تحریر میں لانے کے لیے چھے ابواب قائم کیے ہیں۔ بابِ اوّل میں حالاتِ زندگی، بابِ دوم میں مطبوعہ و غیر مطبوعہ شعری و نثری سرمایے کی تفصیل اور اس کا تجزیہ شامل ہے۔ باب سوم، چہارم اور پنجم میں بالترتیب، بہ حیثیت شاعر، نثرنگار اور مترجم، حضور احمد سلیم کے فن سے بحث کی گئی ہے۔ بابِ ششم ریڈیو پاکستان حیدرآباد سندھ کے لیے حضور احمد سلیم کی خدمات سے مُتعلّق ہے۔ دو ضمائم، اوّل : انتخاب کلام، دوم ; حضور احمد سلیم مشاہیر کی نظر میں، بھی شامل کتاب ہیں۔ آخر الذکر کے ذیل میں ان فضلائے کرام کے اسمائے گرامی آتے ہیں ; پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، مولانا نظیف علی شاہ، پروفیسر ڈاکٹر نجم الاسلام، رئیس امروہوی، ڈاکٹر سیّد عارف نوشاہی، ڈاکٹر الیاس عشقی اور پروفیسر میر خادم حسین خاں تالپر۔

حضور احمد سلیم کی مُجملہ تصانیف میں، منظوم اردو تراجم، بابا طاہر ہمدانی کی "دو بیتی نامہ" اور علامہ اقبال کی "پیامِ مشرق" کے علاوہ منثور اردو تراجم، حضرت شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری کی عربی تصنیف "الحکم العطائیہ" کا اردو ترجمہ "شرح حکم" اور طبع زاد تصنیف "آموز گار فارسی" خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

بابا طاہر عریاں ہمدانی کے منتشر کلام کے جمع کرنے میں، حضور احمد سلیم نے مُحقّق کے صبر و استقلال اور تلاش و جستجو کا مظاہرہ کیا ہے۔ انھیں، بابا طاہر کے کلام سے طالب علمی کے زمانے سے دل چسپی تھی، اس شوق کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے رباعیات کا منظوم ترجمہ شروع کیا اور یوں دسمبر ۱۹۷۴ء میں مکمل کتاب کی صورت میں، بہ عنوان "دو بیتی نامہ بابا طاہر ہمدانی" منصۂ شہود پر آیا۔

"الحکم العطائیہ"، کا پہلے حضرت خواجہ محمد حسن جان مجددی سرہندی نے، فارسی زبان میں بہ عنوان "شرح حکم" ترجمہ کیا، بعد میں اسی عنوان کے تحت حضور احمد سلیم نے اردو زبان میں ترجمہ کیا۔

۱۹۷۷ء میں، علّامہ اقبال کے صد سالہ جشن کے موقع پر، اقبال اکیڈمی، لاہور، کی جانب سے "پیامِ مشرق" کے ترجمے کی فرمائش کی گئی۔ حضور احمد سلیم نے، باوجود کم وقت کے